REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.
REGD. NO. P/GDP 3

Mahmood Ahmad Arif
DARUL-MASIH.QADIAN-143516
Distt. Gurdaspur, Punjab, India

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۲۹ — شمارہ ۵

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۰۰ھ — ۳۱ صلح ۱۳۵۹ ہش — ۳۱ جنوری ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان - ۲۸ صلح (جنوری) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند یوم کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں - مورخہ ۲۰ جنوری کے اخبار "الفضل" میں درج شدہ اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے۔ الحمدُ للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۸ صلح (جنوری) - محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ ٭

جماعتِ احمدیہ کو سائنسی میدان میں بلندیوں پر پہنچانے کے عظیم پروگرام کا اعلان

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام وظائف جاری کرنے والی کمیٹی کے صدر ہوں گے

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز روح پرور خطاب

ربوہ —— جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا ہے کہ قیام جماعت احمدیہ کی آئندہ صدی میں جو کہ غلبۂ اسلام کی صدی ہے، جماعت کو ایک ہزار چوٹی کے سائنسدان اور محقق چاہئیں، یہ صدی ۱۹۸۹ء سے شروع ہو رہی ہے - اور اس دوران ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۹ء تک کے دس سالوں میں ۱۰۰ چوٹی کے سائنسدان اور محقق چاہئیں۔

خلیفۃ المسیح الثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نے یہ ولولہ انگیز اعلان جماعت احمدیہ کے ستاسیئویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز یعنی ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو ظہر و عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس موقعہ پر عالمی شہرت کے حامل نوبل انعام یافتہ سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے پہلے مصداق ہیں جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے فرقے کے لوگ علم و معرفت میں اس قدر کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے ڈاکٹر صاحب کی ذہانت اور قابلیت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہر ذہین مگر غریب بچے کو پرائمری سے سنبھالے گی۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت کا کوئی ذہین بچہ چاہے وہ ماسکو میں ہو یا نیو یارک میں یا اپنے ملک کے اندر ہو یا باہر، اس کا ذہن ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا۔ نوعِ انسانی کے اس ذہن کو سنبھالنا ہے یہ اسلام نے بتایا ہے - اور اسلام کے اس حکم کو قائم کرنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں جتنا ہم سے ہو سکتا ہے ہم کریں گے۔ اس سلسلہ میں عملی اقدام کے طور پر حضور نے اس موقع پر یہ تاریخی اعلان کیا کہ ہم ہر سال جماعت احمدیہ کی طرف سے سوا لاکھ روپے کے وظیفے ذہین طلباء کو دیں گے۔ حضور نے پُرجوش آواز میں اعلان کیا کہ اگر ہمارا خدا ہم کو ایک ہزار ایسے ذہین بچے دے تو جماعت آدھی روٹی کھائے لیکن انہیں پڑھائے۔ یہ انعام نہیں، یہ ان طالب علموں کا حق ہے۔ حضور نے اس سلسلہ میں ایک کمیٹی قائم کی جو کہ ان وظائف کی تقسیم کا کام سنبھالے گی۔ حضور نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ اپنی طرف سے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی یہ عزت افزائی کرتی ہے کہ ان کو اس کمیٹی کا صدر مقرر کرتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ شاید اس رقم کو سوا لاکھ سے بڑھا کر آئندہ سال ڈھائی لاکھ روپے سالانہ کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمائی کہ جماعت کے احباب سے ایک پیسے کی بھی اپیل نہیں ہوگی۔ اللہ میاں خود انتظام کر دے گا۔ حضور نے فرمایا کہ میری دعا ہے کہ یہ سکیم جماعت اور قوم کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو۔

احبابِ جماعت کو اس سکیم کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مرزا ناصر احمد کی یہ خواہش ہے کہ ایک ہزار جینیئس سائنسدان جماعت کو ملے۔ اور اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے جو دعائیں وہ کریں ان کو بھی قبول کر۔ اور جو ہم کریں ان کو بھی قبول کر۔ اس کے علاوہ اگلے دس سالوں میں چوٹی کا ۱۰۰ سائنسدان دے۔ اس میں ہر فیلڈ کا سائنسدان شامل ہو۔ آسمانوں کی سیر کرنے والے دماغ ہمیں اللہ تعالیٰ عطا کرے۔

اِس ضمن میں حضور نے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر صاحب تھیوریٹیکل فزکس (نظری طبعیات) کے ماہر ہیں۔ اور فزکس کے علم کو جن رفعتوں تک لیبارٹری نے پہنچانا ہوتا ہے اُن تک یہ اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے اپنے ڈیسک پر کام کرتے ہوئے پہنچ جاتے ہیں۔ حضور نے کہا کہ یہ جو تھیوریٹیکل سائنس ہے ڈاکٹر صاحب کو اس میں دلچسپی ہے۔ اس سے زیادہ مجھے سائنس میں دلچسپی ہے۔

سات آسمانوں کی وضاحت

حضور ایدہ اللہ نے اپنے پُرمعارف اور بصیرت افروز خطاب میں سات آسمانوں کے بارے میں قرآنی آیت کی نہایت ہی خوبصورت، لطیف اور دلچسپ تشریح فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کہتا ہے اللہ نے سات آسمان پیدا کئے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۴ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ **بدر** قادیان
مورخہ ۳۱ صلح ۱۳۵۹ ہش

اصلاح وارشاد کا ایک مؤثر ذریعہ!

"وقفِ جدید"

روحانی جماعتوں کے ارتقاء اور اُن کی روحانی واجتماعی استعدادوں کی نشوونما کے لئے نشر و اشاعت کے ذرائع کو بروئے کار لانے کے علاوہ تربیت واصلاح کے مفید اور مؤثر پہلو کو بھی مدِنظر رکھا جانا کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔ اس موضوع پر ہم سابقہ مجریہ ۱۰ صلح (جنوری) کے اِن ہی کالموں میں مختصراً روشنی ڈال چکے ہیں۔

بغور دیکھا جائے تو جہاں ایک جہت سے یہ ہر دو اُمور دو جداگانہ شاخوں اور متوازی خطوط کی حیثیت رکھتے ہیں، وہاں دوسری جہت سے تربیت واصلاح کے موخر الذکر پہلو کو ایک گونا درجہ فوقیت و اولیت بھی حاصل ہے۔ کیونکہ اس اہم پہلو کو اپنائے بغیر نہ تو تبلیغ واشاعتِ دین کا مقدس فریضہ ضرورتِ حقہ کے مطابق پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ اور نہ ہی نو واردینِ جماعت کو اخلاص وعمل صالح کے اس اعلیٰ و ممتاز ترین مقام پر فائز کیا جاسکتا ہے جو کسی بھی روحانی جماعت کی علتِ غائی ہوا کرتا ہے۔ بے شک مدِمقابل کو دلائل و براہین کے ذریعہ ذہنی طور پر قائل ضرور کیا جاسکتا ہے۔ مگر اس کے دل کی گہرائیوں میں وہی بات اپنی جگہ بناتی اور دیرپا اثر پیدا کرتی ہے جس کا مشاہدہ اس کی نگاہِ بصیرت کر رہی ہوتی ہے۔ اور نگاہِ بصیرت کا یہ مشاہدہ منقولی وغیر منقولی دلائل سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ مدعی کے اپنے کردار اور عملی نمونہ سے وابستہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ حکیم نے جماعتِ مومنین کو بار بار اس امر کی تاکید فرمائی ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (الصف: ۳-۴)

یعنی خبردار! تمہاری زبان پر نیکی وبھلائی کی کوئی بات اُس وقت تک جاری نہیں ہونی چاہیئے جب تک کہ تم خود اپنے آپ کو اس کے رنگ میں رنگین نہ کرلو۔ عمل و کردار سے تہی تمہاری ہر بات نہ صرف یہ کہ اپنے اندر قبولیت کا کوئی اثر نہیں رکھے گی۔ بلکہ ایسا کرنا خود تمہارے منصب ومقام کے منافی ہوگا۔ پس یاد رکھو کہ زبان پر کسی ایسی نیکی کا ورد کرنا جس سے انسان کا خود اپنا نفس تہی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے کے مترادف ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ماموریں کی بعثت کا سب سے اہم اور بڑا مقصد اپنی بےنظیر قوتِ قدسیہ اور پُرکشش عملی نمونہ کے ذریعہ ایک ایسا روحانی ماحول پیدا کرنا ہوتا ہے جو استعارۃً ایک نئی زمین اور نئے آسمان کی تخلیق کا درجہ رکھتا ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصدِ بعثت کی نشاندہی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآنِ حکیم میں فرماتا ہے کہ:۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (جمعہ: ۳)

یعنی ہمارے نبی کی بعثت کا اصل مقصد یہی ہے کہ وہ نوعِ انسان کو اللہ تعالیٰ کی قادرانہ تجلیات اور اس کے پیہم ظاہر ہونے والے نشانات کے مشاہدہ کے ذریعہ پاک کرے۔ اور قرآنِ حکیم میں موجود علم وحکمت کی باتیں سُنا کر اُسے کھلی ہوئی بے راہ روی وگمراہی سے باہر نکالے۔

مذکورہ بالا آیتِ قرآنی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ غلبۂ اسلام کے لئے جن اُمور کو بنیاد بنایا گیا ہے وہ تمام اُمورِ معاشرے کی اصلاح اور افرادِ معاشرہ کی صحیح رنگ میں تربیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ بے شک دینِ متین کی عظمت وسربلندی کے قیام کے لئے اس کی تبلیغ واشاعت ایک مؤثر ہتھیار کی حیثیت رکھتی ہے مگر یہ ہتھیار اسی صورت میں کارگر ثابت ہوسکتا ہے جب اس کے پس پُشت ایسے پاکیزہ عملی نمونہ اور نمایاں روحانی تبدیلی کی قوت کارفرما ہو جو اپنے اندر غیروں کے لئے بے پناہ اور غیر معمولی جذب وکشش کی حامل ہو۔

سُورۃ جمعہ کی اس آیت کی تفسیر میں قریباً تمام مفسرین نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ اس جگہ بیان شدہ وسیع النفس مضمون کا تعلق صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ اُولیٰ سے ہی نہیں ہے بلکہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ یعنی آخری زمانہ میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بروزِ کامل اور روحانی فرزند کے ہاتھوں ہونی مقدر ہے۔ اس کے ساتھ بھی اس کا گہرا تعلق ہے۔ پس موجودہ زمانہ میں حضرت اقدس مسیحِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد بھی یہی ہے کہ آپ کے ذریعہ ایک ایسی تربیت یافتہ اور فعال وپاکیزہ روحانی جماعت کا قیام عمل میں لایا جائے جو اپنی طہارت وپاکیزگیٔ نفس کے ذریعہ تمام اکنافِ عالم میں ایک روحانی انقلاب اور عظیم تبدیلی کی داعی بن سکے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اِس ضمن میں اپنے ایک الہام "اردتُ ان استخلف فخلقتُ آدم" (براہین احمدیہ) کی روشنی میں اپنے مقصدِ بعثت کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"وہ آدم جو ابوالبشر ہے مراد نہیں بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد وہدایت کا قائم ہوکر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائے۔ گویا وہ روحانی زندگی کی رُو سے حق کے طالبوں کے لئے باپ ہے۔ اور یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ ہے ایسے وقت میں جبکہ اس سلسلہ کا نام ونشان نہیں۔"

(تذکرہ: صفحہ ۶۹)

اِسی طرح ایک اور مقام پر حضورؑ اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک کشفی رنگ میں میں نے ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۳۵)

اِس جگہ تخلیقِ کائنات سے کیا مراد ہے؟ اس کی تشریح کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا اُن سے ظاہر ہوا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھوں سے اس کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۷)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصانیف میں اس موضوع کو نہ صرف مختلف دلنشین پیرایوں میں بیان فرمایا ہے بلکہ آپ کی سیرتِ طیبہ کا ایک ایک ورق اس حقیقت پر شاہدِ ناطق ہے کہ ہر لحظہ اپنے متبعین کا تزکیۂ نفس اور ان کی تربیت واصلاح آپ کے مدِنظر رہی اور بالآخر اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائیدات کے نتیجہ میں ایک انتہائی پُرآشوب اور مایوس کُن دور میں آپ صالحین کی ایک ایسی روحانی جماعت کی تشکیل میں کامیاب بھی ہوئے جس کے بارے میں خود آپؑ نے اپنی خوشنودی کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا کہ ؎

مبارک وہ جو اب ایمان لایا ! ؏ صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا !

آج جماعتِ احمدیہ مامورِ وقت کے اسی مقصدِ بعثت کی تکمیل کے لئے افرادِ جماعت کو شیطانی وسوسوں اور طاغوتی طاقتوں کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے تعلیم وتربیت اور اصلاح وارشاد کے مختلف ہمہ گیر ذرائع کو بروئے کار لا رہی ہے۔ جن میں سے ایک انتہائی منظم اور مؤثر ذریعہ "وقفِ جدید" کی وہ مقدس اور بابرکت آسمانی تحریک ہے جسے سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے القاءِ الٰہی کے ماتحت مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو جاری فرمایا تھا۔ اِس مبارک تحریک جو "وقف" اور "قربانی" یعنی دو انتہائی اہم مطالبوں پر مشتمل ہے کے اوّل الذکر مطالبہ "وقفِ زندگی" کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:۔

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رُشد وہدایت کا جال پھیلانا پڑے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۵۸ء)

اور مالی قُربانی کے مطالبہ کے تعلق سے حضور نے تمام افرادِ جماعت کو اس رنگ میں توجہ دلائی کہ:۔

"یہ تحریک بھی ایسی ہی ہے کہ اس میں حصہ لینا "تعاونوا علی البرّ والتقویٰ" کے مطابق ہے۔ اور اس میں کسی طرح روک بننا "ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" کے ماتحت آتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

بفضلہٖ تعالیٰ اس بابرکت تحریک کو جاری ہوئے اب ۲۲ سال کا عرصہ ہو رہا ہے۔ اور اس کے ماتحت اس وقت برصغیر ہند وپاک کے ہزاروں دیہات میں ہمارے معلمین ومربیان جماعتی تربیت واصلاح کی غرض سے اپنی زندگیوں کو رضاکارانہ طریق پر وقف کرکے انتہائی قلیل اور برائے نام مشاہروں پر جلیل القدر خدماتِ سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ دوسری طرف "وقفِ جدید" کی ہر دو انجمنوں کا مجموعی بجٹ جو ابتداءً چند ہزار روپے پر مشتمل تھا اب بفضلہٖ تعالیٰ آٹھ لاکھ روپے سے تجاوز کرچکا ہے اللھم زد فزد۔ جماعت کے مخلص وایثار پیشہ افراد نے خلیفۂ وقت کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے اس باب میں جو مسلسل اور عدیم المثال قربانیاں پیش کی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان قربانیوں کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے انہیں جس رنگ میں انتہائی اہم اور دُور رس نتائج کا حامل بنایا ہے یہ دونوں باتیں اِس حقیقت کے ثبوت کے لئے کافی ہیں کہ حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے جاری ہونے والی یہ عظیم روحانی تحریک فی الواقع اللہ تعالیٰ ہی کی آواز کی بازگشت تھی جس کی پُشت پر ہمیں اُس کی غیر معمولی تائید ونصرت اور قبولیت کا ہاتھ کارفرما دکھائی دیتا ہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

وہ زمانہ آگیا ہے کہ بیک وقت تمام دنیا پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ظاہر ہو

ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں اور خدا کے فرشتے اس غرض سے تبدیلیاں لا رہے ہیں!

جن لوگوں کی زبانیں اسلام کے خلاف باتیں کرتے نہ تھکتی تھیں اُن کی آنکھیں اب آنسو بہاتی ہیں

جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب کا ملخص

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے آخری دن ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو اپنی اختتامی تقریر میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے تعمیر کعبہ کے مقاصد پر نہایت بصیرت افروز رنگ میں روشنی ڈالی۔ حضور ایدہ اللہ نے دُنیا میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پندرہ بیس سال پہلے وہ لوگ جن کی زبانیں اسلام کے خلاف باتیں کرتی نہ تھکتی تھیں، اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر ان کی آنکھوں سے میں نے آنسو ٹپکتے دیکھے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیات قرآنی کی روشنی میں بتایا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ جب آخرین پیدا ہوں تو دُنیا سے ایک آواز اُٹھے گی اور خدا ایک بظاہر ذلیل، بے سہارا، بے مایہ، بے بس لوگوں کو جنہیں سیاست سے کوئی دخل نہیں اور جنہیں سیاست سے کوئی دلچسپی بھی نہیں، چننے گا جس طرح اُمیین میں سے چنا تھا۔ اور اس حقیر اور دُنیا کی دھتکاری ہوئی جماعت سے خدا اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت آشکار کرنے کا عظیم کام لے گا۔ یہاں تک کہ ہر نفس اپنے گریبان میں جھانکنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اور اب وہی زمانہ آگیا ہے

حضور ایدہ اللہ نے تعمیر کعبہ کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے سورۃ بقرہ کی آیت ۱۳۰ کی تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ اے خدا تو ان میں سے ایک ایسا رسول مبعوث کر جو کہ انہیں تیری آیات، کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کا تزکیہ کرے۔ یقیناً تُو ہی غالب اور حکمت والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس دُعا کو قبول کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور اس دوران قریباً دو ہزار سال کے عرصہ میں دُنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیاں دینے کے لئے تیار کیا۔

حضور نے فرمایا کہ جس قوم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا۔ اس میں وہ ساری قوتیں اور استعدادیں اللہ تعالیٰ نے پہلے سے پیدا کر دی تھیں جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال ہونی تھیں۔ اور ان کو خدا نے ایسی تربیت دی کہ وہ آخر کار اپنا سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لٹا دیں

حضور نے مثال دیتے ہوئے بتایا کہ اس قوم نے صرف چالیس ہزار افراد کے ساتھ کسریٰ کے تین لاکھ افراد کا مقابلہ کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں آج کی تقریر میں انہی چار نکات یعنی آیات، علم کتاب، حکمت اور تزکیہ نفس کی وضاحت کروں گا۔ یہ چار مقاصد ان بہت سے مقاصد میں سے تھے۔ جن کے لئے خانہ کعبہ کی تعمیر کی گئی اور یہی وہ مقاصد ہیں جن کے لئے جماعت احمدیہ کو پیدا کیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ چار مقاصد دراصل مختلف ادوار کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور ان میں یہ بتایا گیا تھا کہ اُمت محمدیہ بحیثیت اُمت ان مختلف ادوار میں سے گزرتی چلی جائے گی۔ حضور نے اس ضمن میں مختلف ادوار کی بڑے پُرمعارف انداز میں وضاحت کی اور فرمایا کہ جو پہلا دَور تھا وہ بھی عظیم تھا اور جو بعد میں آنے والی نسلوں کو ملا وہ ان کے زمانوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لحاظ سے عظیم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر نئی صدی مسائل لے کر آتی ہے۔ مثلاً اشتراکیت ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے میں نے جس طرح سے استدلال کیا ہے اس رنگ میں پہلوں کو اس کی ضرورت نہیں تھی۔ اور جو استدلال میں نے کئے وہ خدا نے مجھے سکھائے۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے چاروں پہلوؤں تلاوتِ آیات، عِلم کتاب، حکمت اور تزکیۂ نفس کی علیحدہ علیحدہ وضاحت کرتے ہوئے "آیت" کی نہایت پُرمعارف انداز میں وضاحت کی اور فرمایا کہ ہر وہ ظاہری علامت جس کے ذریعہ سے مخفی علامت کا پتہ چلے وہ آیت ہے۔ عقلی امور اور عقلی دلائل بھی آیت کہلاتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش، ان کی حرکت، زمانہ سورج کی پیدائش یہ سب آیات اللہ ہیں۔ جو بھی چیز کائنات میں مادی اور غیر مادی طور پر ظہور میں آتی ہے وہ آیت ہے۔ اس ضمن میں حضور نے گیلیکسیز (GALAXIES) کا ذکر ایک موٹی مثال کے طور پر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ فلکیات کے ماہرین بتاتے ہیں کہ یہ جو پہلا آسمان ہمارے ارد گرد پھیلا ہوا ہے۔ یہ سات آسمانوں میں سے ایک ہے۔ اس میں ستارے ہیں جو قبیلوں میں بٹے ہوئے ہیں ان قبیلوں کو گیلیکسیز (GALAXIES) کہا جاتا ہے۔ بے شمار سورج ایک گیلیکسی میں ہیں اور ہر گیلیکسی متحرک ہے اور ساتھ ساتھ موجود دو گیلیکسیز کی حرکت متوازی نہیں ہے۔ بلکہ ان میں ہر آن فاصلہ بڑھتا جاتا ہے۔ جب ان دو میں اتنا فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ ان میں ایک نئی گیلیکسی کی جگہ بن جائے تو درمیان پر ایک نئی گیلیکسی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ پیدائشِ عالم ہے جو کہ اللہ کی ایک آیت ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے قدرتِ باری کے بہت سے مظاہر کا ذکر کیا اور فرمایا کہ معجزات اور نشانات، آیاتِ الٰہی ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے "ذالکتب" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مضمون ساری دنیا کی تفاصیل اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے یعنی وہ الکتاب قرآن ہے۔ اس کی تعلیم کی وسعت نہایت ہمہ گیر ہے۔ قرآن کریم نے ہر چھوٹی بڑی چیز کے متعلق احکام دئے ہیں اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کھانے کے آداب کے بارے میں اسلامی تعلیم کا بطور مثال ذکر فرمایا اور عورتوں کے بارے میں بعض احکامات کا ذکر کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے بعد ازاں تیسری چیز یعنی حکمت کا ذکر کیا اور کہا کہ اسلامی تعلیم میں اعتدال کا حکم دیا گیا ہے۔ روزہ رکھنے کا حکم ہے مگر اعتدال کے ساتھ، کھانے پینے کا حکم ہے مگر ساتھ ہی کہا ہے کہ اسراف نہ کر۔ بداخلاقی سے روکا ہے۔ اس کے بعد چوتھی بات تزکیۂ نفس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکیزگی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ مگر کہا ہے کہ اپنے آپ کو پاک نہ قرار دو بلکہ ہمیشہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو۔ خدا تعالیٰ نے اعلان کیا ہے کہ جو پاک ہے وہ اس کی خود شہادت دے گا۔ اور ان کے پاس اپنے فرشتوں کو بھیجے گا۔ اور ان کے ذریعہ اپنے نشانات دکھائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا شکر گذار بنائے رکھے۔ اور اپنی رحمتوں سے نوازتا چلا جائے آخر میں دُعا کرانے سے قبل حضور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے ترقی اور عروج حاصل کرنے کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خدا نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔

حضور نے اپنے اس اختتامی خطاب کے آخر میں جو قرآنی علوم و معارف کا ایک بیش بہا خزانہ تھا اور جو قریباً پونے دو گھنٹہ

تک جاری رہا۔ حاضرین کو بہت ہی پُر اثر دُعاؤں سے نوازا۔ حضور نے فرمایا۔ خدا کرے کہ ہم انسانوں کے ساتھ ہمدردی کرنے، ان کی بے لوث خدمت بجالانے، ان کے دکھوں کو دُور کرنے اور انہیں سُکھ پہنچانے کی کوشش کی وجہ سے ربِّ کریم کی نگاہ میں وہ مقام حاصل کریں کہ اللہ تعالےٰ ہم سے راضی ہو۔ وہ ہم میں سے اکثر کو توفیق دے کہ وہ نسلاً بعد نسلٍ نیک اور پاک اور خدا کی خدائی میں امن کو قائم کرنے والے، بھلائی چاہنے والے، نیکی قائم کرنے والے ہوں۔ اس وقت دنیا بڑے پریشان کُن حالات سے دوچار ہے۔ کہا نہیں جاسکتا کہ کب دنیا کو عالمگیر ہلاکت کا سامنا نہ کرنا پڑے دُعا کریں کہ نوعِ انسان توبہ کرے اور اپنے خدا کی طرف رجوع کرے۔ انسان اپنے اندھیروں کو دُور کرنے کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نُور کی بھیک مانگے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے حصّہ لے کر نُور پھیلانے والا ہو، بھائی بن کر زندگی گزارنے والا ہو، دشمن نہ ہو، خیر خواہ ہو بدخواہ نہ بنے۔ ہر جہت اور ہر پہلو سے امن قائم کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ امن قائم کرنے کی طرف اس کی رہنمائی کرے۔ مختلف قوموں کے درمیان جو اختلافات، انتشار، شکر رنجیاں ہیں وہ دُور ہوں۔ بین الاقوامی سطح پر امن کا سورج طلوع ہو۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اسلام کی خدمت میں مصروف ہیں خواہ دنیا کے کسی بھی حصّہ میں ہیں، اپنی برکتوں اور فضلوں سے نوازے اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ اپنی رحمتیں موسلادھار بارش کی طرح ان پر نازل کرے۔ ان کے دل انسانوں کی محبّت سے بھر دے۔ وہ خدا کی مخلوق کا خیال کرنے والے ہوں۔ خدا کرے کہ یہ دولت کی کمی اپنے جذبہ سے پوری کریں۔ اگر کسی جگہ انسان دُکھ میں ہے تو دولت کی مساوی تقسیم اس دُکھ کو دُور کرنے کا باعث بنے۔ کوئی پیٹ رات کو بھوکا نہ سوئے۔ کوئی زیادہ کھانے کی وجہ سے پیٹ درد میں مبتلا نہ ہو۔

اللہ تعالےٰ ہر طرف سے رحم کرے ہم کو بخشے۔ ہماری غلطیوں کو معاف کرے۔ ہمارے عیبوں کو نظر انداز کرے اور ہمیں قیامت کے دن ان لوگوں میں اٹھائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بیٹھے ہوں۔

خدا آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ جہاں بھی جائیں۔ راہ میں، گھروں میں، سفر میں، اللہ تعالےٰ آپ کی حفاظت کرے۔ حافظ و ناصر ہو۔ خیر کے سامان پیدا ہوں۔ ہر دُکھ سے محفوظ رہیں۔ خدا تعالےٰ آپ کی زندگیاں اور عمریں بڑھائے۔ نیتوں میں اخلاص بڑھائے۔ خدا توفیق دے کہ اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق آپ آئندہ سال پھر جمع ہوں، حمد کے ترانے گانے کے لئے، اس کے حضور عاجزانہ جھک کر دُعائیں مانگنے کے لئے، اپنے آنسوؤں کی شکل میں اس کے آستانہ پر چھڑکاؤ کرنے کے لئے، دنیا میں اللہ تعالیٰ کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی محبّت پیدا کرنے کے لئے۔

ڈیڑھ لاکھ سے زائد سامعین کو بیش قیمت پُرسوز دُعاؤں سے نوازنے کے بعد حضور نے ہاتھ اُٹھاکر پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی۔ اور پھر دُعا سے فارغ ہونے کے بعد احبابِ جماعت کو خدا تعالیٰ کی حفاظت میں سونپتے انہیں بلند آواز سے

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کہا۔ اور انہیں اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے کی اجازت دی۔

(الفضل مورخہ ۱۳؍جنوری ۱۹۸۰ء)

＊　＊　＊

سائنسی میدان کے عظیم پروگرام کا اعلان

(بقیہ صفحہ اوّل)

ان میں سے پہلا آسمان وہ ہے جس کے اندر ستارے ہیں۔ جو بعد والا ہے اس میں کوئی ستارہ نہیں۔

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ نِ الْکَوَاکِبِ۔

حضور نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک سائنس کی تحقیقات کا تعلق ہے یہ جو سماء الدنیا ہے اس میں ستاروں کے مختلف قبائل ہیں۔ ستاروں کے ایک قبیلے کو گیلیکسی (GALAXY) کہتے ہیں اور کائنات میں بے شمار گیلیکسیز (GALAXIES) ایسی ہیں کہ ہمیں ان کا پتہ بھی نہیں۔ ہماری نظر تو ابھی پہلے آسمان سے باہر ہی نہیں نکلی۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے علم کی وسعت تو محض اتنی ہے کہ ابھی ہماری آنکھ نے پہلے آسمان کو جیسے پنجابی میں کہتے ہیں بھورا بھی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دُعا کریں کہ خدا تعالےٰ ہمیں ایسے دماغ دے جو کہ اپنے ڈیسک پر بیٹھ کر وہ علم اور نتائج حاصل کرلیں کہ پچاس سال بعد سو سال بعد یا ڈیڑھ سو سال کے بعد سائنس نے اپنے عملی تجربات کے مطابق جہاں تک پہنچنا ہے وہاں پر ایک احمدی سائنسدان کو پہلے ہی پہنچادے۔ آمین ：

ضروری اعلان

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۸؍اخاء (اکتوبر ۱۹۷۹ء) کو مجلس انصار اللہ کے ۲۲ویں سالانہ اجتماع سے اختتامی خطاب فرماتے ہوئے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے تعلق میں ایک عظیم الشان تاریخی رُوحانی پروگرام جماعت کے عملدرآمد کے لیے پیش فرمایا۔ اس رُوحانی پروگرام میں جماعت کو جہاں رُوحانی علوم کے حصول واکتساب کی تلقین فرمائی وہاں دُنیوی علوم کے حاصل کرنے کی بھی خصوصیت سے توجہ دلائی۔ حضور پُرنور نے اس پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ غلبۂ اسلام کی صدی کی ابتداء میں صرف دس سال کا عرصہ باقی ہے۔ اس دس سال میں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہمارا کوئی بچہ میٹرک کی تعلیم سے کم نہ ہو۔ اور جو بچے ذہین نکلیں ان کی آگے پڑھانے کی ذمہ دار جماعت ہے۔ تاکہ ہم پر اللہ تعالےٰ نے جو اتنا بڑا احسان فرمایا ہے کہ ہم غریبوں کے گھروں میں ذہین بچے پیدا کردیئے ہیں اور ذہانت سے ہماری جھولیاں بھر دی ہیں۔ ہم ان سے بے اعتنائی کرکے ناشکرے نہ بنیں۔ چنانچہ حضرت اقدس کے اس ارشادِ گرامی کی تعمیل اور احترام میں صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ حضور پُرنور کے اس منشاء مبارک کی تکمیل وتعمیل کی جانب خصوصی توجہ فرمائیں۔ اور گزشتہ سال جن بچوں نے میٹرک، مڈل اور پرائمری میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرتے ہوئے نمایاں کامیابی حاصل کی ہو، ان کے مندرجہ ذیل کوائف سے نظارت تعلیم کو بعجلت ممکنہ مطلع فرماکر ممنون فرمائیں۔ تاکہ اُن ذہین بچوں کی آئندہ تعلیم کے تعلق میں ضروری کارروائی کی جاسکے:-

(۱) ۔ بچّہ کا نام اور اس کے والد اور سرپرست کا مکمّل پتہ۔

(۲) ۔ بچّہ کے میٹرک، مڈل یا پرائمری میں حاصل کردہ نمبرات مع وضاحت مضامین کی مصدّقہ نقل۔

(۳) ۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد بچّہ کا موجودہ شغل۔ اگر وہ کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہے تو اُس کی موجودہ تعلیمی کیفیت کیسی ہے؟

(۴) ۔ اگر بچّہ نے پرائمری، مڈل یا میٹرک میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے کے باوجود آئندہ تعلیم ترک کردی ہے تو اس ترکِ تعلیم کی کیا وجوہات تھیں؟

(۵) ۔ بچّہ اور بچّہ کے والدین کی جماعت کے ساتھ وابستگی اور تعلق کی کیفیت و نوعیت کی ضروری وضاحت۔

اُمید ہے کہ صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان مطلوبہ اطلاعات سے نظارت تعلیم کو جلد مطلع فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ：

ناظر تعلیم قادیان

اخبار قادیان

قادیان ۲۸؍صلح (جنوری) ہفتہ زیر اشاعت مندرجہ ذیل احبابِ جماعت دُور دراز علاقوں سے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لے آئے۔ اللہ تعالےٰ ان کے جملہ نیک مقاصد کو پورا فرمائے اور سفر وحضر میں ہر طرح حافظ و ناصر ہے آمین

• مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ابن مکرم مولوی ظفر محمد صاحب ظفر۔ مکرم آقا ناصر نوری صاحب اپنی اہلیہ صاحبہ اور تین لڑکیوں کے ہمراہ۔ مکرم آقا محمد حسن نوری صاحب اور اہلیہ صاحبہ مکرم محمد افضل صاحب امیر جماعت احمدیہ ایران، ایران سے مورخہ ۲۱-۱-۸۰ کو قادیان تشریف لے آئے اور مورخہ ۲۶-۱-۸۰ کو واپس تشریف لے گئے۔ • مکرم منور احمد صاحب بھٹی اور مکرم مظفر احمد صاحب بھٹی کینیا سے مورخہ ۲۴-۱-۸۰ کو تشریف لائے اور مورخہ ۲۶-۱-۸۰ کو واپس تشریف لے گئے۔ • مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب مینہ کینیڈا سے مورخہ ۲۴-۱-۸۰ کو تشریف لائے ہیں۔

• ۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ، سلسلہ کے کام سے مورخہ ۲۲-۱-۸۰ کو مدراس تشریف لے گئے ہیں۔ ：

صد سالہ جوبلی فنڈ، نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور وقفِ جدید کے سلسلہ میں خدائی افضال کا تذکرہ

امریکہ میں قرآنِ عظیم کے بیس ہزار نسخوں کی اشاعت فرانسیسی، روسی اور دیگر تراجم کی تیاری

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے ذریعہ مغربی افریقہ میں (۱۶) ہسپتال اور (۱۵) ہائر سیکنڈری سکول قائم کئے گئے ہیں

وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے۔ وقفِ عارضی کی بڑی برکات ہیں، پھر تیز ہو جائیں

جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز خطاب کا ملخص

ربوہ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن اپنی تقریر میں خدائی فضلوں اور انعامات کا ذکر کرتے ہوئے انکشاف فرمایا کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ۱۹۷۳ء سے لے کر اب تک دنیا بھر کے احمدی احباب کے چندوں سے قریباً دو کروڑ ۱۹ لاکھ روپے وصول ہو چکے ہیں حضور نے فرمایا کہ جب میں نے آج سے چھ سال قبل اس سکیم کے اجراء کا اعلان کیا تھا تو میں نے دنیا بھر کی احمدی جماعتوں سے سولہ سال کے اندر ڈھائی کروڑ روپے کا مطالبہ کیا تھا جس کے جواب میں محض خدا کے فضل وکرم سے قریباً دس کروڑ روپے کے وعدہ جات موصول ہوئے اور ابھی جبکہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کو سو سال پورے ہونے میں نو سال باقی ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً اتنی نقد رقم موصول ہو چکی ہے جس کے لئے مطالبہ کیا گیا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر دیگر جماعتی تنظیموں کی کارکردگی کا بھی ذکر کیا اور فرمایا ۲۷ر دسمبر کو جو میں تقریر کیا کرتا ہوں نفسِ مضمون کے لحاظ سے اس کا عنوان ہوتا ہے

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی

اس میں دورانِ سال جماعت پر ہونے والے افضال و برکات کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے حضور نے فرمایا کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کا مکمل طور پر ذکر کر ہی نہیں سکتے کیونکہ ہمارے سال کے دوران کوئی ساعت اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے خالی نہیں ہوتی اور صفاتِ باری کے یہ جلوے، پیار کے رنگ میں اور اسلام کو سربلند کرنے کے رنگ میں اور دنیا میں ایک انقلابِ عظیم اسلام کے حق میں برپا کرنے کے رنگ میں ہمیں سارا سال ہی نظر آتے رہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں خلافتِ ثالثہ کی ایک انتہائی اہم اور تاریخی تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اس وقت بڑی تسلی اور اطمینان و خوشی حاصل ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ ردّی کاغذ کی طرح میرے فیصلوں کو پھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے بڑا ڈر ڈر کر اس بارے میں احبابِ جماعت کے سامنے مطالبہ پیش کیا تھا اور میرا اندازہ تھا کہ اگلے سولہ سال میں دو کروڑ پچاس لاکھ روپے آنے والی مدت کے استقبال کے لئے جمع ہو سکیں گے لیکن میں نے جتنا مطالبہ کیا تھا قریباً اتنی رقم ابھی چھ سال کے اندر جمع ہو گئی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور نے فرمایا کہ اس خطیر رقم کی وصولی کا انتظام طے کرنے کے لئے کوئی سیکرٹریٹ نہیں بنایا گیا اس سلسلہ میں پچھلے سال صرف ایک کلرک معاوضہ دے کر رکھنے کی منظوری دی گئی ہے سارا کام جماعت کے مختلف عہدیداران اپنے طور پر کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس سے ہم نے غلبہ اسلام کی صدی کا استقبال کرنا ہے نئے مشن قائم کرنے ہیں۔ نئی مساجد تعمیر کی جانی ہیں دنیا کی ایک سو زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کر کے شائع کرنا ہے اور اسلامی لٹریچر کی مختلف ممالک کی اپنی زبانوں میں کثرت سے اشاعت کرنی ہے۔

صد سالہ جوبلی فنڈ کے شیریں ثمرات

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس منصوبہ کے شیریں پھل اللہ تعالیٰ نے عطا کرنے شروع کر دئے ہیں اس سلسلہ میں پہلا پھل جو ملا ہے وہ سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں ایک خوشنما مسجد، مشن ہاؤس اور مبلغ کی رہائش گاہ کی تعمیر ہے حضور نے فرمایا کہ یہ مسجد شہر سے باہر ایک پہاڑی چوٹی پر تعمیر کی گئی ہے اور سارے شہر سے یہ مسجد نظر آتی ہے اور اس مسجد سے سارا شہر نظر آتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس منصوبے کا دوسرا پھل اس مسجد کی تعمیر کے علاوہ اس طرح سے کہ جب یہ جگہ بن گئی تو ایک سلسلہ بیعتوں کا شروع ہو گیا اور مختلف ممالک کے لوگوں نے گوٹن برگ آکر احمدیت کو قبول کرنا شروع کر دیا۔

اس منصوبے کے تیسرے شیریں پھل کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس منصوبہ کے تحت ہماری کسرِ صلیب کانفرنس لنڈن میں منعقد کی گئی جس کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہوئی اور اخبارات، رسالوں اور پریس کے ذریعہ قریباً چودہ کروڑ لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا اس تعداد میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن سننے والوں کی تعداد شامل نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس جلسہ سالانہ میں میرے لڑکے انس احمد نے جو تقریر کی ہے وہ جن لوگوں نے سنی ہے انہیں معلوم ہوا ہوگا کہ کسرِ صلیب کانفرنس کتنی کامیاب رہی اور کتنے وسیع اثرات کی حامل بنی۔

اس منصوبے کے تحت اسلامی لٹریچر کی وسیع پیمانے پر اشاعت کے سلسلہ میں حضور نے بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے اقتباسات پر مشتمل ایک کتاب ESSENCE OF ISLAM اس فنڈ سے لنڈن مشن نے شائع کی ہے ان اقتباسات کا انگریزی ترجمہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس فنڈ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' "THE PHILOSOPHY OF TEACHINGS OF ISLAM" کے نام سے انگریزی میں چھپائی جا رہی ہے انشاء اللہ اسے لاکھوں کی تعداد میں شائع کیا جائے گا۔

اس منصوبے کا ایک اور شیریں پھل یہ ہے کہ ناروے کی جماعت نے پچھلے دنوں ایک بہت بڑی تین منزلہ عمارت جو کہ چار کنال رقبہ پر مشتمل ہے اور ناروے کے شہر کے وسط میں واقع ہے پندرہ لاکھ کرونے (ناروے کا سکہ) میں خرید لی ہے۔ یہ عمارت جماعت کی ساری ضرورتیں پوری کرنے کے علاوہ دو خاندانوں کی رہائش کے لئے بھی کافی ہے، الحمد للہ حضور نے فرمایا یہ عمارت جماعت ہائے احمدیہ یورپ اور انگلستان نے خریدی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی عظمتِ رفتہ کی تاریخی یادگار سپین میں صد سالہ جوبلی فنڈ سے حاصل ہونے والے ایک شیریں پھل کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد کہ سپین میں زمین کی خریداری کے لئے ۱۹۷۰ء سے کوشش کر رہا تھا حضور نے فرمایا کہ قرطبہ کے ۱۹۷۰ء کے دورے کے دوران میرا تاثر یہ تھا کہ یہ لوگ بڑے ملنسار ہیں اور مسلمانوں سے تعصب نہیں رکھتے قرطبہ سے قریباً ۲ میل دور ایک گاؤں میں ایک زمین مل گئی ہے سات آٹھ ہزار پاؤنڈ میں اور وہاں کے لوگوں نے یہ اجازت دے دی ہے کہ ہم یہاں مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کریں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ملک کیتھولک ازم کا گڑھ ہے اور یہاں کا کلیسا بڑا متعصب ہے اس لحاظ سے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

حضور نے اس سلسلہ میں نئے منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب ہمیں فرانس اور اٹلی میں ایک ایک جگہ ملنی چاہیئے اور اسی طرح سات آٹھ ہزار پاؤنڈ میں اور حضور نے فرمایا یہ کوئی قیمت نہیں ہے حضور نے فرمایا کہ اُمید ہے کہ تین چار ماہ میں ہمیں یہ جگہ بھی مل جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں چھوٹی سی زمین چاہیئے ہمیں آج محل نہیں بنانے محل بنانے والے بناتے رہیں گے۔ ابھی جو وسائل ہمارے پاس ہیں ہم اس کے مطابق کام کرتے رہیں گے جب اور وسائل آجائیں گے تو ہم اور کام کریں گے اور ہمارا دماغ اور منصوبے سوچے گا حضور نے پُر جلال آواز میں فرمایا کہ اس وقت تک میرا اور آپ کا دماغ کام کرتا رہے گا جب تک دنیا میں ایک بھی ایسا شخص جس نے خدا کی معرفت حاصل نہیں کی باقی ہے۔

سرینگر میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر

حضور نے فرمایا کہ کشمیر میں سری نگر کے شہر میں محلہ خانیار ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ ہے جماعت احمدیہ نے دنیا بھر میں اس بات کا چرچا کیا ہے جس سے اس جگہ کو بہت اہمیت حاصل ہو گئی ہے اور کشمیر اور سرینگر آنے والے غیر ملکی سیاح اس مقبرے کو دیکھنے آتے ہیں اس محلہ اور اس شہر میں بڑی پرانی جماعت قائم ہے اب بھارت کی جماعتہائے احمدیہ نے صد سالہ جوبلی فنڈ کے منصوبہ کے تحت اپنے ملک کی چندوں کی مد سے سرینگر میں ایک شاندار مسجد مشن ہاؤس اور مبلغ کی رہائش گاہ تعمیر کی ہے۔

قرآن مجید کے تراجم کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

حضور نے فرمایا کہ صد سالہ جوبلی فنڈ میں جو بتانے والی ضروری بات ہے وہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے میری وہ دلی خواہش اور تڑپ پوری ہونے کا سامان پیدا ہو رہا ہے کہ قرآن کریم کے انگریزی تراجم کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہو حضور نے فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ امریکہ میں دس سال کے اندر اندر ایک ملین یعنی دس لاکھ قرآن کریم کے انگریزی تراجم پھیلا دئے جائیں۔ اس سلسلہ میں امریکہ کی جماعت نے بیس ہزار نسخے شائع کر دئے ہیں اور ایک بہت بڑے مطبع خانہ سے ہمارا تعلق ہو گیا ہے۔ اب اگر کوئی کتب فروش ہمیں یہ کہے کہ میں ایک لاکھ نسخے قرآنِ عظیم کے لینے کو تیار ہوں تو یہ چھاپہ خانہ ۵۰ دن کے اندر اندر یہ سارے نسخے چھاپ کر دے دیگا۔

اس کے علاوہ فرانسیسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو گیا ہے وہ بھی جلد چھپ جائے گا۔ رُوسی زبان میں ترجمہ موجود ہے اس پر نظر ثانی کی جا رہی ہے اس کے علاوہ ہمارا ایک مبلغ چینی زبان سیکھ رہا ہے اس طرح سے ہم دنیا کی کم از کم اسّی فیصد آبادی کے ہاتھ میں قرآن کریم کی دولت تھما دیں گے۔ اب اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا ان کا کام ہوگا۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے تحت دنیا بھر کی جماعتہائے احمدیہ کی مالی قربانیوں کے نتیجہ میں مغربی افریقہ میں ۱۶ ہسپتال اور ۱۵ ہائر سیکنڈری سکول قائم کئے گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھانے کے بعد احباب جماعت سے خطاب کر رہے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے جماعت پر ہونے والے خدائی افضال و انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی کارکردگی کا ذکر کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہماری قربانی خدا تعالےٰ کے حضور مقبول ہو گئی جو ریزرو فنڈ ۵۱ لاکھ روپے کی اپیل کے جواب میں ۵۶ ممالک کے احمدیوں کی قربانیوں سے ۵۳ لاکھ ۷۶ ہزار روپے کے سرمایے سے قائم ہوا اس ۵۳ لاکھ روپے کے ابتدائی سرمایہ میں سے آپ کئی کروڑ روپے خرچ کر چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اس ۵۳ لاکھ روپیہ میں اتنی برکت ڈالی ہے کہ صرف پچھلے سال یعنی یکم نومبر ۱۹۷۸ء تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں ۱۶ ہسپتال اور ۱۵ سکولوں سے ایک کروڑ ۳۹ لاکھ ۴۴ ہزار روپے سے زائد کی آمد ہوئی جس میں سے ایک کروڑ ۷ لاکھ ۴۲ ہزار روپے خرچ کر دئے گئے ہیں اور اس ۵۳ لاکھ کی ابتداء سے شروع ہونے والے منصوبے میں ابھی ۷۶ لاکھ روپے سے زائد نقد موجود ہے اس کے علاوہ عمارات و سازوسامان کو ملا کر نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا کل اثاثہ دو کروڑ ۱۱ لاکھ ۳۵ ہزار روپے ہے حضور نے فرمایا یہ خدا کی شان ہی تھی کہ جس نے ۵۳ لاکھ روپے میں اتنی برکت ڈالی اور اس روپے سے ابھی قرآنی ہدایت کے بموجب (ھل ادلکم علیٰ تجارۃ) جو تجارت ہو چکی ہے۔ اور اس سے جو نفع ہو چکا ہے وہ بے حساب ہے اور اس رقم کے علاوہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس فنڈ کے جمع کرنے کا پس منظر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ۱۹۷۰ء میں جب میں مغربی افریقہ کے دورے پر تھا تو گیمبیا کے ملک میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے میرے دل میں بڑے زور سے یہ تحریک ہوئی کہ اب وقت ہے کہ کم از کم ایک لاکھ پونڈ فوری طور پر یہاں انویسٹ INVEST کرنے چاہئیں حضور نے فرمایا کہ افریقہ کے دورے سے واپسی پر پہلے میں نے لنڈن میں اور پھر پاکستان میں آ کر اس تحریک کا اعلان کیا اور یہ پوری سکیم جماعت کے سامنے رکھی اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا حضور نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے اس منصوبے میں بڑی برکت ڈالی ہے اور بہت جلد ہم مغربی افریقہ کے ان ممالک میں نصرت جہاں سکیم کے تحت سکول اور طبی مراکز قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے حضور نے فرمایا کہ اس فنڈ سے قائم ہونے والے سکولوں اور ہسپتالوں کے علاوہ تحریک نے جو سکول اور ہسپتال کھولے ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں

مجلس نصرت جہاں

حضور ایدہ اللہ نے اپنے اس ایمان افروز خطاب میں اللہ تعالےٰ کے افضال و انعامات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ میں ۱۷ ہسپتال اور ۱۷ اسکول قائم کئے گئے ہیں حضور نے بتایا کہ نصرت جہاں کے ہسپتالوں میں اب تک ۲۱ لاکھ ۲ ہزار ۷ سو ۸۲ مریضوں کا علاج کیا گیا ہے ان میں سے ایک لاکھ ۳۷ ہزار ۸ سو ۴۲ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا ہے اور ان مریضوں میں سے ۲۵ ہزار ۷ سو ۱۰ کے اپریشن بھی کئے گئے ہیں۔

حضور نے بتایا کہ سالِ رواں میں نصرت جہاں سکیم نے نائیجیریا میں اوسان کے قصبے میں نیا کلینک قائم کیا ہے۔ غانا میں کوکوفو اور ٹیچی مان کے ہسپتالوں کے لئے نئی اور مستقل عمارتوں کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے اور اسکورے ہسپتال کی توسیع کے منصوبے پر بھی کام ہو رہا ہے بانجل (گیمبیا) کے ڈنٹل اور ٹی۔ بی ہسپتال کے لئے حکومت نے زمین دے دی ہے اس کی چاردیواری مکمل ہو چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم شدہ سکولوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگرچہ مغربی افریقہ میں احمدیہ پرائمری اور مڈل سکولوں کے علاوہ ۲۷ سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں لیکن ان میں سے ۱۷ احمدیہ سیکنڈری سکول نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم کئے گئے ہیں اس سال نائیجیریا کے سکول اینگے میں ایک نیا سکول قائم ہوا ہے باقی سکولوں میں بھی توسیع کا کام حسب ضرورت جاری ہے مثلاً سکاگا میں بورڈنگ ہاؤس، نومینہ میں کلاسوں کے لئے نئے کمرے، سٹاف کوارٹرز اور پوٹسن سکول میں سائنس لیبارٹری وغیرہ قائم ہوئی ہے۔

وقفِ جدید

حضور ایدہ اللہ نے اس اہم جماعتی تنظیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "وقفِ جدید اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہی ہے حضور نے فرمایا چونکہ وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے اس لئے جماعتیں مطالبہ کرتی ہیں کہ زیادہ معلم بھجوائے جائیں مگر ساتھ ہی یہ کہتی ہیں کہ ہم معلمین تیار کرنے کے لئے اپنے بچے نہیں دیں گے حضور نے احباب جماعت کو اس طرف متوجہ فرماتے ہوئے کہا کہ جماعتوں کو چاہیئے کہ اپنی ضرورت کے مطابق ہر گاؤں اپنے بچے معلم بننے کے لئے بھجوائے۔

وقفِ عارضی

حضور نے اس بابرکت تربیتی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں جماعتوں کو کہتا ہوں تو وہ تیز ہو جاتے ہیں اور جب کچھ عرصہ نہیں کہتا تو وہ سست ہو جاتے ہیں حضور نے فرمایا اب پھر اس میں تیز ہو جائیں اس میں بڑی برکتیں ہیں۔

حضور نے بتایا کہ اس سال ۱۱۶۷ بھائیوں اور بہنوں نے وقفِ عارضی کے لئے نام پیش کئے اور ۱۹۶۶ء سے لے کر اب تک ۳۳ ہزار ۹ سو ۶۷ واقفین اور واقفات اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کر چکی ہیں۔

فضل عمر درس القرآن کلاس

حضور ایدہ اللہ نے مرکز میں احمدی بچوں اور بچیوں کو بلا کر دو ہفتے کے لگ بھگ عرصہ میں قرآن کریم کی تعلیم دینے کے اس پروگرام کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کلاس اتنی اچھی نہیں چل رہی جتنی چلنی چاہیئے تاہم اچھی خاصی چل رہی ہے ایک کلاس میں ہزار ڈیڑھ ہزار بچے آ جاتے ہیں۔

احبابِ جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نوعِ انسانی کو تباہی سے محفوظ رکھے

تیسری عالمگیر جنگ کا دُھندلا سا نقشہ ہمیں اُفق پر نظر آنا شروع ہو گیا ہے

خُدا کے حضور جُھک کر ہی ہم خود کو اس کے عذاب کی آگ سے بچا سکتے ہیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(ربوہ ۱۱ صلح / جنوری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ اُفق پر دُھندلا سا ہمیں نظر آنا شروع ہو گیا ہے اس لئے احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور بڑی تڑپ اور عاجزی کے ساتھ خدا سے دُعا مانگیں کہ وہ کسی متوقع تباہی سے نوعِ انسان کو محفوظ رکھے۔

آج یہاں نمازِ جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھانے سے قبل حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے ایک آیتِ قرآنی سے استنباط کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو دعاؤں کی خصوصی تحریک کی اور اِس ضمن میں فرمایا کہ نوعِ انسان کی اپنی غفلتوں اور بداعمالیوں کے نتیجہ میں اور استکبار کے نتیجہ میں اور ایک حصہ انسانیت کو حقیر سمجھنے کے نتیجہ میں فتنہ اور فساد پیدا ہونے کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو ہدایت دے اور اس تباہی سے اور خوفناک حالات سے سارے ہی انسانوں کو محفوظ رکھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ ہود کی آیات

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

(ہود: ۱۱۳، ۱۱۴)

کی نہایت بصیرت افروز تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ گناہوں میں حد سے آگے نہ بڑھیں اور ظلم سے کام نہ لیں ورنہ ان کو ایک شدید عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ظلم سے مراد فساد پیدا کرنا، آپس میں لڑانا، علاقوں پر ناجائز قبضہ کرنا، اور وہاں قتل و غارت کرنا، عالمگیر جنگیں لڑنا ہے۔ اور ان جنگوں کے ذمہ دار لوگ اگر چاہیں تو انسانوں کو اس تباہی سے بچا سکتے ہیں لیکن جب وہ ایسا نہیں کرتے اور ظلم و فساد میں حد سے بڑھ جاتے ہیں تو وہ غضبِ الٰہی کے مورد بن جاتے ہیں۔

حضور نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم نے ہمیں ایسی صورتِ حال سے بچنے کی راہ یہ بتائی ہے کہ تم خدا کی طرف جھکو اور ان کو تباہی سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارے ہاتھ میں یہ تو طاقت نہیں ہے کہ ہم امریکہ یا روس یا چین یا کسی اور طاقت کا ہاتھ پکڑ سکیں اور اسے ظلم سے روک سکیں لیکن ہم اُس ہستی کا دامن تو پکڑ سکتے ہیں جو ان کا ہاتھ پکڑ سکتی ہے۔ اِس لئے پوری بیداری سے اور علیٰ وجہ البصیرت یہ دعائیں کرو کہ انسان تباہی کے جس گڑھے کے کنارے پر کھڑا ہوا ہے اس سے بچے۔ حضور نے فرمایا کہ آج انسان، انسان پر ظلم کرنے کو تیار ہے۔ دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فرشتے نازل کر کے ان لوگوں کو سمجھ دے اور نیکی کی طرف لائے، ان کے دِلوں کو تبدیل کرے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم باقاعدگی سے دُعائیں کر کے ہی اس گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں جو کہ خدا کے حضور جھکنے والا ہے تاکہ ہمارا خدا یہ کہے کہ یہ میرے وہ بندے ہیں جو کہ ظالموں کی طرف نہیں جُھکے۔ اور اِس طرح سے وہ ہمیں اِس ہولناک تباہی سے محفوظ رکھے جس کے آثار ہم اُفق پر دیکھ رہے ہیں۔ اور اِس آیت میں جس آگ کا ذکر ہے اس کی جو بھی شکل ہے۔ چاہے وہ تیسری جنگ ہے یا چوتھی جنگ ہے یا پانچویں ہے اس سے ہمیں محفوظ رکھے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا ہے کہ قرآن کی پیشگوئیوں میں جہاں ظہورِ مسیح کے قرب کی علامات بتائی گئی ہیں ان میں ایک خطرناک جنگ اور تباہی کا بھی ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس میں ایسی تباہی بھی شامل ہوگی جس کے نتیجہ میں بعض جگہوں سے زندگی کا ملاً ختم ہو جائے گی نہ وہاں پر انسان ہونگے اور نہ پرندے، درندے، چرندے، نہ کیڑے مکوڑے اور نہ بیکٹیریا اور وائرس۔ زندگی کے تمام آثار مٹ جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اِس قسم کی تباہی کے ایک دو نظارے تو دُنیا دیکھ چکی ہے اگر خدا نخواستہ اس قسم کی تیسری عالمی جنگ چھڑ گئی تو دُنیا کے بہت بڑے علاقے ایسے ہوں گے جہاں سے زندگی ختم ہو جائے گی اور یہ سب سے زیادہ ظالم تو ہیں جو کہ خود کو سب سے زیادہ مہذب، طاقتور اور اعلیٰ سمجھتے ہیں وہ اس کی ذمہ دار ہوں گی جنہوں نے تباہی کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

حضور نے فرمایا کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ساری دُنیا کو اِس تباہی سے بچائے۔ آمین ۞

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

حضور نے فرمایا کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ابتدائی سرمایہ ۳۵ لاکھ تھا اس میں سے منافع وغیرہ حاصل کر کے اِس ادارہ نے ایک بڑا گیسٹ ہاؤس بنا دیا ہے۔ اِس کے علاوہ یہ ادارہ تالیف و تصنیف کا کام کرتا ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عید الفطر کے خطبات کی ایک جلد "خطباتِ محمود جلد اوّل" کے نام سے اور عید الاضحیٰ کے خطبات کا ایک مجموعہ "خطباتِ محمود جلد دوم" کے نام سے شائع کئے گئے ہیں۔ تیسری جلد اِس سال حضور رضی اللہ عنہ کے خطباتِ نکاح پر شائع کی گئی ہے۔ اِس کے علاوہ سوانح حضرت فضلِ عمر کی جلد اوّل شائع ہو چکی ہے۔ اِس کے علاوہ جماعت کے اہلِ قلم احباب کو علمی نقطۂ نگاہ سے لکھنے کے لئے ہر سال انعامی مقابلہ منعقد کر کے انعامات دیئے جاتے ہیں اب تک ۱۹ مقالوں کو ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار فی کس کے انعامات دیئے جا چکے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں جماعت پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں میں سے چند ایک کا منادی بن کر کھڑا ہوا ہوں۔ دُنیا کے کونے کونے سے جماعتِ احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتیں موسلادھار بارش کی طرح برس رہی ہیں۔ ہمارے پاس وہ زبان نہیں کہ اللہ کی رحمتوں کا شکر ادا کر سکیں۔ زبان میں وہ الفاظ نہیں کہ اس کی عظمت، جلال، وحدانیت، قدرت، محبت، رحمانیت اور رحیمیت کے جلوؤں کو اپنے احاطہ میں لا سکے۔ خدا کی باتیں خدا ہی سمجھ سکتا ہے بدبخت ہے وہ جو کہ خدا سے بے وفائی کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر میں اِس نصیحت کو صرف ایک جملے میں بیان کروں تو وہ یوں ہوگا کہ

"یاد رکھو کہ اتنے پیار کرنے والے ربِّ کریم سے کبھی بے وفائی نہ کرنا۔"

یہ وہ پیارا خدا ہے جس سے ہمیں کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ اگر کوئی معمولی سی تکلیف پہنچی بھی تو اس نے اتنے فضل اور انعامات کئے کہ یہ ساری تکالیف بھول گئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے احبابِ جماعت کو اپنی نصائح اور دعاؤں سے نوازتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کسی سے دشمنی نہ کرو، کسی کا بُرا نہ چاہو، غصہ نہ کرو، کسی کے خلاف ایک بغض نکالو، ان کے لئے بھی جو غلطی سے خود کو ہمارا دشمن سمجھتے ہیں۔ اس کی رحمتوں کی تجلیات لا انتہا ہیں دعا کرو کہ وہ ہم کو صحیح مسلم، خادمِ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنائے۔ اس کی وحدانیت کا نور ہمارے سینوں میں چمکتا رہے۔ ظلمات کو دُور کرنے کی کوشش کی توفیق دے اور اس میں کامیابی عطا کرے آمین

حضور ایدہ اللہ نے ان دعاؤں پر اپنا دوسرے دن کا یہ پُر معارف خطاب ختم کیا اور ساڑھے چار بجے کے قریب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے واپس تشریف لے گئے ۞

تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۰ء — آخری قسط

بچوں پر بے پایاں شفقت اور انکی بہترین تعلیم و تربیت سے متعلق!

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند درخشندہ پہلو

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

(۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے پیار اور محبت اور شفقت کا سلوک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو اپنے پاس بٹھاتے اور ان کا بوسہ لیتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا۔ اور کہنے لگا کہ کیا آپ بچوں کو چومتے ہیں؟ ہم تو اپنے بچوں کو نہیں چومتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

حضرت جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میرے بچپن کی بات ہے کہ ایک جگہ کچھ بچے جمع تھے۔ حضورؐ وہاں تشریف لائے اور ہر بچہ کے گال پر تھپکی دی اور میرے گال پر بھی تھپکی دی۔ جب حضورؐ نے میرے گال پر تھپکی دی تو میں نے اپنے گالوں پر آپؐ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک کو محسوس کیا۔ اور مجھے یوں لگا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی اپنے ہاتھوں کو عطر فروش کے برتن سے نکالا ہے۔ اسقدر خوشبو مجھے حضورؐ کے ہاتھ سے محسوس ہو رہی تھی۔ (مسلم)

حضورؐ نے بچپن میں پیار اور محبت بڑھانے کے لئے سلام کہنے کی تاکید فرمائی اور یہ حکم دیا کہ چھوٹے بڑوں کو چلتے ہوئے بیٹھوں کو، تھوڑے بہتوں کو سلام کہا کریں، لیکن بچوں کو ادب سکھانے کے لئے حضورؐ ایک مرتبہ ایسی جگہ سے گزرے جہاں کچھ بچے بیٹھے تو حضورؐ نے خود انہیں السلام علیکم فرمایا۔ (متفق علیہ)

آپؐ کا بچوں کے ساتھ شفقت کا اس بات سے بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں بعض اوقات نماز میں لمبی دعا کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن اسی دوران جب میرے کانوں میں کسی بچے کی رونے کی آواز پڑتی ہے تو میں اپنی نماز کو مختصر کر کے سلام پھیر دیتا ہوں تاکہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں تکلیف میں نہ پڑے (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم جنہوں نے بچپن میں حضور کی خدمت کی اور دس سال تک خدمت کرنے کی سعادت پائی، ان کی روایت ہے کہ مجھے حضورؐ نے کبھی اُف نہ کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور نہ فرمایا کہ یہ کیوں نہیں کیا۔ (بخاری)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

(۵)

والدین اولاد کے لئے ایک ڈھال کی حیثیت رکھتے ہیں یوں سمجھئے کہ جس طرح مرغی کے پروں کے نیچے بچے اپنے آپ کو ہر وقت محفوظ سمجھتے ہیں اسی طرح والدین کی موجودگی میں بچوں کو کسی قسم کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ ان میں سے کسی ایک کا سایہ اُٹھ جائے بالخصوص باپ کا تو اُس بچے کی زندگی میں اتنا بڑا خلاء پیدا ہو جاتا ہے جو اُسے ہر وقت محسوس ہوتا ہے چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنے بچپن کے دور میں یتیمی کی حالت میں گذرے تھے اس لئے آپ ایک یتیم کے دل کی کیفیت کو سمجھنے والے تھے یہ بالکل سچی بات ہے کہ یتیم دل کا بہت نرم ہوتا ہے اور ذرا سی بے توجہی اس کو ٹھیس پہنچانے کا موجب بنتی ہے۔ خود قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ (سورۃ الضحیٰ آیت ۱۰)

یعنی یتیم سے کبھی بھی ایسا سلوک نہ کر کہ اسے اپنی یتیمی کا احساس پیدا ہو۔ حضرت سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اور یتیم کا کفالت کرنے والا خواہ وہ اپنا ہو یا بیگانہ یتیم جنت میں اس طرح ہونگے اور آپؐ نے اپنی شہادت اور درمیانی انگلی کو درمیان سے تھوڑا سا کھلا رکھ کر اشارہ کیا۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے بہتر وہ گھر ہے جس میں یتیم کی اچھے رنگ میں پرورش کی جا رہی ہو اور مسلمانوں کا بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جا رہی ہو (ابن ماجہ)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محض خدا تعالیٰ کی خاطر کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے تو اس کا ہاتھ جس جس بال پر پڑتا جاتا ہے ہر بال کے بدلے اس کو نیکیاں ملیں گی۔ اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا لڑکے سے جو اس کے پاس ہو حسن سلوک کرتا ہے تو وہ اور میں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ آپؐ نے اپنی دونوں انگلیاں جوڑ کر دکھائیں (رواہ احمد والترمذی)

مولانا حالی نے کیا ہی خوب کہا ہے:-

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

(۶)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ:-

"دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ بچپن کی عمر میں علم کے نقوش ایسے پتھر پر اپنی جگہ لیتے ہیں اور قوائے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشیں ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔ تحقیق یہ کہ تعلیمی طریق میں اس امر لحاظ اور خاص توجہ چاہیئے کہ دینی تعلیم ابتداء سے ہو اور میری ابتداء سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۰)

پس وہ قوم جسے قرآن مجید کے مطابق کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہا گیا۔ یعنی اے مسلمانو تم ایسی قوم ہو جسے بنی نوع انسان کی خیر اور بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس مقصد کے لئے ضروری تھا کہ اسلام میں داخل ہونے والے ابتدائی دور کے مسلمان جن کی غالب اکثریت ان پڑھ اور امیوں میں سے تھی انہیں اور خصوصیت سے ان کی اگلی نسل کو زیور علم سے آراستہ کیا جاتا۔

قرآن مجید میں علم کے حصول کے لئے بہت زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ فاطر آیت ۲۹ میں فرمایا ہے کہ:

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا

کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے وہی اس کی خشیت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں جو علم و معرفت والے ہیں

اسی طرح سورہ مجادلہ آیت ۱۲ میں فرماتا ہے کہ:-

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

یعنی اللہ تعالیٰ ان کو جو مومن ہیں اور علم حقیقی رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھا دے گا

انسانی دماغ اور انسانی دنیا اور [illegible] اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ [illegible] قرآن مجید نے خدا تعالیٰ سے [illegible] مانگنے پر زور دیا ہے۔ تاکہ [illegible] کے نفل سے [illegible] کے ذہن [illegible] برکت [illegible] چنانچہ سورۃ طٰہٰ آیت ۱۱۵ میں یہ دعا سکھائی ہے کہ:-

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اے میرے رب میرے علم کو بڑھا

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں خود قرآن مجید امّی قرار دیتا ہے آپ کو علم کے حصول کا جس قدر شوق تھا وہ آپ کے فرمودات اور سوانح سے بخوبی اور بخوبی معلوم ہو جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ

یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان

رد [illegible] مسلمان عورت پر فرض قرار دیا گیا ہے۔

حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْن (البیہقی)

یعنی علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین جیسے دور دراز ملک میں جانا پڑے۔

اور علم کے فوائد بیان کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حصول کی کیا خوب رنگ میں ترغیب دیتے ہیں حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے باہر جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔ (ترمذی)

ایک اور روایت میں حضرت صفوانؓ بن عسالؓ سے مروی ہے کہ طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اس کے حصول علم کے لئے۔ (احمد)

اور ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:۔

اَلْعِلْمُ خَزَائِنُ وَمَفَاتِيْحُهَا السُّؤَالُ

یعنی علم خزانہ ہے اور اس کی کنجیاں سوال کرنا ہے۔

یعنی حصول علم میں شرم نہیں کرنا چاہئے بلکہ سوال کے ذریعہ علم حاصل کرنا چاہئے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت صرف چودہ پندرہ سال تھی۔ مگر پھر بھی علمی جستجو اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ آپؓ کی مرویات کی تعداد ۱۶۶۰ ہے (مستدرک حاکم جلد ۳)

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جس نے علم حاصل کیا وہ جنت کے باغوں میں پھرے گا۔

بچپن میں علم کے حصول کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

اَلْعِلْمُ فِي الصِّغَرِ كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ

یعنی بچپن میں سیکھی ہوئی بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے

اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری)

چنانچہ حضورؐ کی تعلیمات کے نتیجہ میں مسلمانوں نے بچپن میں ہی خصوصی توجہ دی اور وہ پھر علم کے ہر میدان میں ایسے چمکے کہ تاریخ کے اوراق اُن کے علمی کارناموں سے درخشندہ ہیں۔

آپ نے مسلمانوں کو پڑھانے کیلئے ان لوگوں کو جو پڑھے لکھے تھے۔ اُن کی ڈیوٹیاں لگا دیں بلکہ جنگوں میں جو لوگ قیدی بن کر آئے تھے اور ان میں سے جو پڑھا لکھا ہوتا تھا اس کا قید سے آزاد ہونے کا فدیہ آپ نے یہی مقرر فرما دیا تھا کہ وہ مسلمانوں کو علم سکھائے اس کا نتیجہ تھا کہ بعض صحابہؓ کے متعلق آتا ہے کہ چھوٹی عمروں میں ہی انہوں نے بہت، وسیع علم حاصل کر لیا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید خدریؓ کے متعلق آتا ہے کہ ۱۱۷۰ احادیث انہوں نے چھوٹی عمر میں یاد کیں۔ (اسد الغابہ جلد ۱ صفحہ ۲)

حضرت زید بن ثابتؓ نے چھوٹی عمر میں ۱۷ طویل سورتیں یاد کر لیں۔ نیز آپ ہی کے بارہ میں یہ بھی روایت آتی ہے کہ آپ نہایت ذکی اور فہیم تھے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس بعض خطوط سریانی اور عبرانی میں آتے ہیں جن کا اظہار کسی پر مناسب نہیں ہوتا اور یہ زبانیں سوائے یہود کے اور کوئی نہیں جانتا بہتر ہے کہ تم یہ زبان سیکھ لو۔ چنانچہ آپ سیکھنے لگے اور اس قدر شوق اور محنت سے کام لیا کہ پندرہ روز میں خطوط پڑھنے اور ان کا جواب لکھنے پر قادر ہو گئے۔ (مسند جلد ۵ صفحہ ۱۸۶)

حضرت سعد بن زرارہؓ کو بوجہ علمیت کے چھوٹی عمر میں ہی بنو نجار قبیلہ کا نقیب مقرر کیا گیا۔ (اسد الغابہ جلد ۱ صفحہ ۱)

حضرت عمرو بن حزمؓ کو بیس سال کی عمر میں ہی علمی قابلیت کی وجہ سے نجران کا حاکم بنایا گیا۔ (اسیر الغفار جلد ۲ صفحہ ۱۱)

اور اسی طرح حضرت عثمان بن ابو العاصؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ اور اس وقت آپ کی عمر بہت چھوٹی تھی مگر علمی پایہ کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ یہ لڑکا تفقہ فی الاسلام اور علم القرآن کا بڑا حریص ہے۔ کم سنی کے باوجود علمی امتیاز کے باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بنو ثقیف کا امام مقرر فرمایا تھا (تہذیب الاسماء صفحہ ۲۱)

حضرت عمیر بن سعدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس قدر کمسن تھے کہ کسی غزوہ میں شرکت نہ کر سکے تاہم صحابہؓ میں بہ لحاظ علم و فضل ایسا بلند مرتبہ حاصل کر لیا تھا کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے کہ کاش عمیر جیسے چند آدمی اور مل جاتے تو امور خلافت میں اُن سے بہت مدد ملتی (اسیر الغفار جلد ۲ صفحہ ۱)

حضرت علیؓ نے کمسنی میں اسلام قبول کیا۔ اور پھر اتنی علم میں ترقی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

کہ میں علم کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ (مستدرک صفحہ ۹۲)

(۷)

آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے رحمت کا جذبہ اس قدر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا جس کی انتہا نہیں۔ جنگ کے موقع پر فاتح قومیں مفتوح قوموں کے نام و نشان کو دنیا سے مٹا دینا چاہتی ہیں۔ لیکن ایسے وقت میں جبکہ جذبات انتہائی مشتعل ہوتے ہیں۔ ہمارا پیارا رسول رحمۃ للعالمین ان لوگوں کے لئے بھی رحمت بن کر سامنے آتا ہے اور یہ حکم دیتا ہے کہ:

عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے (متفق علیہ)

ترمذی کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ جس نے ماں اور بچے کے درمیان جدائی ڈال دی۔ وہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے عزیزوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔

ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک لونڈی جو ان کے ہاں رہا کرتی تھی اور جو ایک بچہ کی ماں بھی تھی اسے کسی دوسرے کے پاس فروخت کر دیا، لیکن بچہ کو اپنے پاس رکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو اس سودے کو منسوخ کرا دیا۔ (رواہ ابو داؤد)

احباب کرام! میں اپنی تقریر کے شروع میں بچوں کے بین الاقوامی سال کے ضمن میں اقوام متحدہ کے پروگرام کا خلاصہ پیش کر چکا ہوں۔

ہمارے پیارے رسول رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل بچوں کے متعلق جو تعلیم دی اور اپنے پاکیزہ عمل اور نمونہ سے ان کی فلاح و بہبود کے لئے قوم کے لوگوں کو توجہ دلائی اسی کا نتیجہ تھا کہ چند سالوں میں وہی بچے بڑے ہو کر انسانیت کے افق پر چمکنے والے ستارے بنے دنیا کو ہر قسم کے علوم سکھانے والے بن گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی عمدہ اور دل نشین انداز میں اس تبدیلی کا نقشہ کھینچا ہے کہ:۔

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

اے میرے محبوب! تو نے عرب قوم کو گوبر کی طرح غلیظ حالت میں پایا، لیکن تیری پاکیزہ اور بہترین تربیت اور پاکیزہ نمونہ نے انہیں چمکدار سونے کی ڈلی کی طرح بنا دیا۔

نیز آپ اپنی تصنیف لطیف برکات الدعا صفحہ ۱۰ پر فرماتے ہیں کہ:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معرفت جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی نے ایسا دیکھا اور نہ کسی نے سنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو اس اُمی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صل وسلم و بارک علیہ و آلہ بعدد ھمہ و غمہ و حزنہ لھذہ الامۃ و انزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔"

اور آپ ایک دوسری جگہ یوں رقم طراز ہیں کہ:۔

"ابتدائے اسلام میں جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو مکہ کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگی۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا۔ وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا اثر تھا۔ ورنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں" (الحکم، ستمبر ۱۹۰۶ء)

احباب کرام! اب میں اپنی تقریر کے آخر میں سیدنا و مولانا فخر موجودات رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کامل! [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ [illegible] کے چند اقتباس پیش کر کے اپنی تقریر

ختم کروں گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ جب مکہ والوں نے آپ کو نکالا اور ۱۳ برس تک ہر قسم کی تکلیفیں آپ کو پہونچاتے رہے۔ آپ کے صحابہ کو سخت سے سخت تکلیفیں دیں۔ جن کے تصور سے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ اُس وقت جیسے صبر اور برداشت سے آپ نے کام لیا وہ ظاہر بات ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کے حکم سے آپؐ نے ہجرت کی اور پھر فتح مکہ کا موقع ملا تو اُس وقت اُن تکالیف اور مصائب اور سختیوں کا خیال کر کے جو مکہ والوں نے ۱۳ سال تک آپؐ پر اور آپؐ کی جماعت پر کی تھیں۔ آپؐ کو حق پہونچتا تھا کہ قتل عام کر کے مکہ والوں کو تباہ کر دیتے اور اس قتل میں کوئی مخالف بھی آپؐ پر اعتراض نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ وہ واجب القتل ہو چکے تھے۔ اس لئے اگر آپؐ میں قوت غضبی ہوتی تو وہ بڑا اچھا موقعہ تھا کہ وہ سب گرفتار ہو چکے تھے۔ مگر آپؐ نے کیا کیا۔ آپؐ نے اُن سب کو چھوڑ دیا اور کہا لا تثریب علیکم الیوم یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ مصائب اور تکالیف کے نظارہ کو دیکھو کہ قوت اور طاقت کے ہوتے ہوئے کس طرح اپنے جانی دشمن کو معاف کیا جاتا ہے۔ یہ ہے نمونہ آپؐ کے اخلاق فاضلہ کا۔ جس کی نظیر دُنیا میں پائی نہیں جاتی۔"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

کیا ہی خوب فرمایا :-

ع لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی معرکۃ الآرا تصنیف شہادۃ القرآن صفحہ ۵۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"جو کچھ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمانی صدق دکھلایا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنی آبروؤں کو اسلام کی راہوں میں نہایت اخلاص سے قربان کیا۔ اُس کا نمونہ اور صدیوں میں تو کُجا خود دوسری صدی کے لوگوں یعنی تابعین میں بھی نہیں پایا گیا۔ اس کی کیا وجہ تھی۔ یہی تو تھی۔ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس مرد صادق کا منہ دیکھا تھا۔ جس کے عاشق اللہ ہونے کی گواہی کفار قریش کے منہ سے بھی بے ساختہ نکل گئی تھی۔ اور روز کی مناجاتوں اور پیار کے سجدوں کو دیکھ کر اور فنا فی الاطاعت کی حالت دیکھ کر اور کمال محبت اور دلدادگی کی منہ پر روشن نشانیاں اور اُس پاک منہ پر نور الٰہی برستا دیکھ کر کہتے تھے عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمدؐ اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔ اور پھر صحابہ نے صرف وہ صدق اور محبت اور اخلاص ہی نہیں دیکھا۔ بلکہ اُس پیار کے مقابل پر جو ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے ایک دریا کی طرح جوش مارتا تھا۔ خدا تعالیٰ کے پیار کو بھی تائیدات خارق عادات کے رنگ میں مشاہدہ کیا۔ تب اُن کو پتہ لگ گیا کہ خدا ہے اور اُن کے دل بول اُٹھے کہ وہ خدا اس مرد کے ساتھ ہے۔ اُنہوں نے اس قدر عجائبات الٰہیہ دیکھے اور اس قدر نشان آسمانی مشاہدہ کئے کہ اُن کو کچھ بھی اس بات میں شک نہ رہا کہ فی الحقیقت ایک اعلیٰ ذات موجود ہے۔ جس کا نام خدا ہے۔ اور جس کے قبضۂ قدرت میں ہر اک امر ہے۔ اور جس کے آگے کوئی بات بھی اَن ہونی نہیں۔"

آپؑ ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت جس قدر بعض مقامات پر فروتنی اور انکساری میں کمال درجہ پر پہنچی ہوئی نظر آتی ہے وہاں معلوم ہوتا ہے کہ اسی قدر آپ روح القدس کی تائید اور روشنی سے مؤید اور منور ہیں۔ جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی اور فعلی حالت سے دکھایا ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ کے انوار و برکات کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ ابد الآباد تک اس کا نمونہ اور ظل نظر آتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی جو کچھ خدا تعالیٰ کا فیض اور فضل نازل ہو رہا ہے وہ آپؐ ہی کی اطاعت اور آپؐ ہی کی اتباع سے ملتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کھویا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

اور خدا تعالیٰ کے اس دعویٰ کی علمی اور زندہ دلیل میں ہوں۔ ان نشانات کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کے محبوبوں اور ولیوں کے قرآن شریف میں مقرر ہیں، مجھے شناخت کرو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۵-۱۹۶)

نیز آپؑ سراج منیر صفحہ ۷۲ میں فرماتے ہیں کہ :-

"جب ہم انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر۔ تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن میں وہ روشنی ملتی ہے۔ جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ✦

عہدیداران انصار اللہ کے سہ سالہ انتخابات

انصار اللہ کے زعماء / زعماء اعلیٰ کی سابقہ میعاد ۳۱ فتح ۱۳۵۸ ہش / ۳۱ دسمبر ۱۹۷۹ء کو ختم ہو چکی ہے۔ تمام امراء / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ جلد انتخاب کروا کر بغرض منظوری مرکز میں بھجوایا جائے لیکن ابھی تک اکثر مجالس کے انتخابات کی رپورٹ نہیں ملی۔ لہٰذا تمام امراء / صدر صاحبان مقامی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ آئندہ تین سال کے لئے زعیم / زعیم اعلیٰ کا انتخاب کروا کر اس کی رپورٹ اپنی سفارش کے ساتھ مرکز میں جلد بھجوا دیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

شادی خانہ آبادی

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم عبد الرحیم صاحب ابن مکرم ماسٹر نثار محمد صاحب مرحوم کی شادی خانہ آبادی مورخہ ۷/۱/۸۰ کو عمل میں آئی اس سے قبل مورخہ ۱/۸۰ م کو موصوف کے نکاح کا اعلان محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت مکرم لطیف شاہ صاحب مرحوم کرڈایتی (اڑیسہ) کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر فرمایا تھا۔ مورخہ ۹/۱/۸۰ کو برادرم موصوف کی طرف سے خاکسار کے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس خوشی کے موقعہ پر موصوف نے ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار۔ مستری منظور احمد درویش قادیان۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ خاکسار نے جڑچرلہ (آندھرا) میں "مدینہ ٹرانسپورٹ" کے نام سے ایک نیا کاروبار شروع کیا ہے جس کے کامیاب و بابرکت ہونے کیلئے نیز اپنی بیٹی عزیزہ عائشہ بیگم سلمہا جو چند روز سے بعارضہ بخار بیمار رہی ہے کی کامل صحت و شفایابی کے لئے تمام بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ خاکسار۔ غلام محمد احمدی چنداپوری حال مقیم جڑچرلہ (آندھرا)

۲۔ میری اہلیہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بعارضہ بلڈ پریشر و شوگر بیمار چلی آرہی ہے۔ علاج ہو رہا ہے جس سے کچھ افاقہ ہے کامل شفایابی کیلئے نیز میرا لڑکا مبشر احمد اپنی ملازمت میں کچھ لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے سخت پریشان ہے اس کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے بزرگان سلسلہ و درویشان کرام سے بہ عجز دُعاؤں کی التجا ہے۔ خاکسار۔ محمد حشمت اللہ احمدی چنداپور۔

قادیان دار الامان

ذیل کے عربی اشعار مکرم حسن محمود احمد عودہ صاحب متوطن الکبابیر جبل الکرمل، حیفا (فلسطین) زائر قادیان کا نتیجۂ فکر اور پہلی کاوش ہیں۔ ان اشعار کا ترجمہ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے کیا ہے جو قارئینِ کرام کی دلچسپی کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں (ایڈیٹر بدر)

مُبَارَکَۃٌ اَنْتِ یَا قَادِیَانْ
اے قادیان کی سرزمین تو بابرکت ہے
اَرْضُ الْمَسِیْحِ مَھْدِی الزَّمَانْ
تو مسیح و مہدی آخر الزمان کی سرزمین ہے

نُوْرٌ مِّنَ اللّٰہِ حَلَّ فِیْکِ
تجھ میں خدا تعالےٰ کا نور نازل ہوا
نُوْرٌ مُّنِیْرٌ بِکُلِّ مَکَانْ
(اس لئے) ہر جگہ نور ہی نور ہے

عَجِبْتُ لِحُسْنِکِ یَا جَمِیْلَۃُ
اے خوبصورت سرزمین! میں تیرے حسن کا شیدائی ہوں
حُسْنٌ یُّعْجِبُ کُلَّ اِنْسَانْ
ایسا حسن جو ہر انسان کو (اپنا) شیدائی بنا لیتا ہے

اَمْنٌ اَمَانٌ یَا لِلْغَرَابَۃِ
واہ وا! کیا امن و امان اس میں ہے!
یَشْعُرُ فِیْکِ اِنْسٌ وَّ جَانْ
جسے ہر انس و جان تجھ میں محسوس کرتا ہے

ھٰذَا مِنَ اللّٰہِ وَ اللّٰہِ اِنِّیْ
یہ امن وامان اللہ کی طرف سے ہے اور خدا کی قسم
اُحِبُّکِ جِدًّا یَا قَادِیَانْ
اے قادیان! میں تجھ سے بے حد محبت کرتا ہوں

مَا کُنْتُ نَظَمْتُ شِعْرًا اَبَدًا
میں نے کبھی بھی شعر گوئی نہیں کی ہے
لٰکِنِّیْ اَکْتُبُ عَنْکِ الْاٰنْ
لیکن اب میں تیرے بارے میں یہ اشعار لکھ رہا ہوں!

فِیْکِ اُنَاسٌ کِرَامٌ طَیِّبَاتٌ
تیرے اندر بزرگ اور پاک لوگ بستے ہیں
فَانِیْنَ فِیْ حُبِّ ذِی الْاِحْسَانْ
ایسے لوگ جو ذوالاحسان خدا کی محبت میں فنا ہیں!

بَرَکَاتُکِ حَلَّتْ عَلَیْھِمْ وَ اِنِّیْ
تیری برکتیں ان لوگوں پر نازل ہوئیں!
اُشَاھِدُ ھٰذَا بِکُلِّ اَوَانْ
اور میں اُن کا ہر گھڑی مشاہدہ کرتا ہوں!

وَھٰذَا مِنَ الرَّحْمَانِ فَضْلٌ عَلَیْکِ
اور یہ فضل تجھ پر خدائے رحمان کی طرف سے ہے
بُوْرِکْتِ اَنْتِ یَا قَادِیَانْ
اے قادیان! تجھے برکت دی گئی ہے!

فِیْکِ الْمَنَارَۃُ یَا لِلْکَمَالِ
تیری سرزمین میں کیا ہی باکمال منارہ ہے!
تُسْعِدُ مَنْ لَہُ الْعَیْنَانْ
یہ منارہ ہر بینا شخص کو باسعادت بنا دیتا ہے

نُوْرٌ یُّشْرِقُ مِنْکِ وَ اِنِّیْ
(خدا تعالیٰ کا) نور تجھ سے روشن ہے
اَرَاہُ فِیْ کُلِّ الْبُلْدَانْ
اور میں اس نور کو ہر ملک و برِّ اعظم میں دیکھتا ہوں!

فِیْکِ الدَّارُ دَارُ الْفِکْرِ
تجھ میں "الدّار" بھی ہے یعنی دار الفکر
دَارُ الْعِلْمِ وَ الْعِرْفَانْ
جس کے ذریعہ علم و عرفانِ الٰہی رائج ہوا —!

مَھْبَطُ وَحْیِ الْغَفُوْرِ الْکَرِیْمِ
خدائے غفور و کریم کی وحی کے نزول کی یہ جگہ ہے
وَحْیُ السَّلَامِ وَ الرِّضْوَانْ
ایسی وحی الٰہی جو امن و سلامتی والی اور زندگی بخش ہے

اَنْتِ الْحَبِیْبَۃُ اَنْتِ الشَّرِیْفَۃُ
اے قادیان! تو پیاری اور بزرگ
اَنْتِ الْمُنِیْرَۃُ یَا قَادِیَانْ
اور دنیا کو منور کرنے والی سرزمین ہے

قادیان میں یومِ جمہوریت کی تقریب اور "سب تحصیل" کے دفتر کا اجراء

مورخہ ۲۶ جنوری ۸۰ء کو قادیان میں میونسپل کمیٹی کے احاطہ میں یوم جمہوریت حسبِ سابق بڑے اہتمام سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر پنڈال کو رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ پردھان میونسپل کمیٹی شری رام پرکاش جی پربھاکر نے قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس موقعہ پر احمدی احباب کثرت سے شریک ہوئے۔ اس سے ایک دن قبل مورخہ ۲۵ جنوری کو میونسپل کمیٹی ہی میں ایک خصوصی تقریب میں پنجاب کے وزیرِ مالیات شری سردار جیون سنگھ جی عمرانگل نے قادیان کو باقاعدہ "سب تحصیل" کا درجہ دیئے جانے کا اعلان کیا۔ اور سب تحصیل کے دفتر کا افتتاح فرمایا۔ جو کہ عارضی طور پر میونسپل کمیٹی کی عمارت کے ایک حصہ میں بنایا گیا ہے۔ بعد میں کسی جگہ اس کی عمارت بننے پر یہ دفتر وہاں منتقل کیا جائے گا۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

"وقفِ جدید" — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ گویا ہر عیسوی سالِ نو کا آغاز افرادِ جماعت کے کانوں میں یہ دستک دیتا ہے کہ میں اپنے جلو میں تمہارے لئے قربانی و ایثار کے جو تقاضے لا رہا ہوں ان کا نقطۂ آغاز وقفِ جدید ہے۔ اب حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بابرکت تحریک کے ۲۳ ویں سال کے آغاز کا اعلان فرماتے ہوئے جو روح پرور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا ہے اُس کا ملخص بدر کی گزشتہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے۔ اِس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے تحت کام کرنے والے معلمین و مربیان کو اُن کی اس اہم ذمہ داری کی جانب توجہ دلائی ہے کہ:۔

"وقفِ جدید خالصتاً ایک تربیتی ادارہ ہے اس کے سپرد یہ کام ہے کہ معلمین وقفِ جدید انسانیت کے آداب سکھائیں۔ اور اسلام نے جو اعلیٰ اخلاق سکھائے ہیں اُن اخلاق کے بلند معیار پر جماعت کو لے جانے کی کوشش کریں۔ ...... اسلامی آداب اور اسلامی اخلاق اختیار کرنے میں سب سے بڑی روک بدعات، بدعادات، بدرسوم اور سیئات ہی ہوتی ہیں۔ معلمینِ وقفِ جدید کا یہ فرض بھی ہے کہ وہ ان تمام بُرائیوں کو دور کریں۔"

دوسری جانب وقفِ جدید کے تعلق سے افرادِ جماعت کے شانوں پر پڑنے والی عظیم ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ

"تربیتی کام کی بنیادی اہمیت اور اس کی بڑھتی ہوئی وسعت کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ جماعتیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایسے افراد مہیا کریں گی جنہیں ٹریننگ دے کر بطور معلم مقرر کیا جا سکے۔ پھر کام کی وسعت کے پیشِ نظر جتنی رقم کی ضرورت ہے وقفِ جدید کے چندہ میں اضافہ کر کے وہ بھی مہیا کریں۔"

(الفضل ۷ جنوری ۱۹۸۰ء)

ہمیں قوی اُمید ہے کہ احبابِ جماعت اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ارشادِ ربانی "فاستبقوا الخیرات" کے ماتحت اس میدان میں روحِ مسابقت کا مظاہرہ کریں گے۔ اللہ تعالےٰ تمام مخلصینِ جماعت کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

(خورشید احمد انور)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES :- 52325 / 52686. P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے
سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360.
آٹوونگس

وقفِ جدید کے چوبیسویں (۲۴) سال کے آغاز کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے سالِ نَو کا اعلان فرماتے ہوئے احبابِ جماعت کو اس تحریک کی غیر معمولی اہمیت اور اس کے اہم مقاصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لینے کی تحریک فرمائی ہے تاکہ اس سکیم کے ماتحت اندرونِ مُلک تبلیغی و تربیتی کاموں کو وسعت دی جا سکے۔

اِسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا کام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے جماعتِ احمدیہ کے سپرد ہوا ہے۔ اُس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے وقفِ جدید کی تحریک ایک خاص اہمیت کی حامل ہے۔ تحریکِ وقفِ جدید کی اہمیت کے بارہ میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ جن کے عہدِ خلافت میں اس تحریک کا آغاز ہوا، فرماتے ہیں:-

"میرے دل میں چونکہ خدا نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں، مَیں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اور جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا اُن لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اُتارے گا۔"

(پیغام ۵ر جنوری ۱۹۵۷ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبۂ جمعہ ۴ر دسمبر ۱۹۷۹ء میں اس کے تربیتی اور اخلاقی پہلوؤں پر زور دیا ہے۔ تاکہ کم از کم وقت میں آئندہ ترقیات کے دَور میں جماعت اِس قابل ہو سکے کہ جماعت میں نئے شامل ہونے والے افراد کی تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ انتظام کر سکے اور اُن کو سنبھال سکے۔ چونکہ وقت ہماری کوششوں کا ایک اہم حصّہ ہے اس لئے ضرورت اِس امر کی ہے کہ احبابِ جماعت اِس تحریک کو کامیاب بنانے میں زیادہ سے زیادہ تعاون کریں۔

عہدیداران جماعت اور مبلّغین کرام کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے دائرۂ عمل میں اِس تحریک کو جماعت کے ہر فرد تک پہنچا کر اُن کو عملی طور پر اس میں شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ جملہ احبابِ جماعت کو اپنے فضل سے اِس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

اِخلاص اور ایمان کا ثبوت۔ مالی قربانیاں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک تقریر میں احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"یہ درست ہے کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں۔ اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن یہ بھی تو ویسا ہی درست ہے کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جانے ضروری ہیں۔ لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے تو آپ سمجھ لیں کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائے گی ..... پس مخلص بنیں اور قربانیوں میں اَور بھی زیادہ بڑھیں۔ اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں۔ تا اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں اور سلسلہ کے کام نہ رُکیں۔ آخر سلسلہ کا کام آپ نہ کریں گے تو کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ اپنی قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ جو کچھ وہ کر سکتے ہیں آپ بھی کر سکتے ہیں..... اخلاص اور ایمان کے طریقے سیکھو اور دین کی خدمت کر کے خُدا تعالیٰ کا قُرب حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔"

(بدر ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۳ء)

مندرجہ بالا مبارک ارشاد میں ہر احمدی بھائی، بہن کو مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ بجٹ سالِ رواں کے نَو ماہ گزر چکے ہیں۔ جن مخلصین کے ذمّہ چندہ بقایا ہے وہ اپنے ذمّہ بقایا چندہ جلد از جلد ادا فرما دیں۔ اور جن بھائیوں نے اپنی حیثیت اور آمد سے کم بجٹ لکھوایا ہوا ہے وہ باشرح بجٹ لکھوا کر اس کے مطابق چندہ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے رزق اور مال میں غیر معمولی خیر و برکت عطا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

درخواستِ دُعا: مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور مبلغ تیس (۳۰) روپے مختلف مدات میں جمع کرتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ اُن کے بہنوئی مکرم محمد فاروق صاحب قریشی کو اپریشن کے بعد ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا ہے۔ اب وہ رو بصحت ہیں لیکن ابھی تین ماہ تک کافی احتیاط کی ضرورت ہے۔ احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

ماہِ اکتوبر، نومبر، دسمبر میں رپورٹیں بھجوانے والی لجنات

ماہ اکتوبر:- لجنہ اماء اللہ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ مدراس۔ بنگلور۔ شیموگہ۔ شاہجہانپور۔ کلکتہ۔ بھونیشور۔ بھاگلپور۔ اودے پور کٹیا۔ پنکال۔ بھدرک۔ کرڈاپلی۔ شورت۔ راٹھ۔ ارکھ پٹنہ۔ پینگاڈی۔ سورو۔ موسٰی بنی مائنز۔

ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد۔ بنگلور۔ شیموگہ۔ مدراس۔ کرڈاپلی۔ کلکتہ۔ قادیان۔

ماہِ نومبر:- حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ مدراس۔ بنگلور۔ شیموگہ۔ شاہجہانپور۔ برہ پورہ۔ جہانگیرپور۔ چنتہ کنتہ۔ ساگر۔ اودے پور کٹیا۔ پنکال۔ بھدرک۔ کرڈاپلی۔ شورت۔ راٹھ۔ ارکھ پٹنہ۔ برہیشہ۔ سورو۔ موسٰی بنی مائنز۔

ناصرات الاحمدیہ بنگلور۔ شیموگہ۔ کرڈاپلی۔ شاہجہانپور۔ قادیان۔

ماہِ دسمبر:- سکندرآباد۔ بنگلور۔ شیموگہ۔ شاہجہانپور۔ بھاگلپور۔ ساگر۔ اودے پور کٹیا۔ پنکال۔ بھدرک۔ کرڈاپلی۔ شورت۔ راٹھ۔ ارکھ پٹنہ۔ برہیشہ۔ موسٰی بنی مائنز۔

ناصرات الاحمدیہ قادیان۔ شیموگہ۔ کرڈاپلی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان۔

ضروری اعلان برائے لجنات بھارت

ماہِ نومبر ۱۹۷۹ء کے آخر میں تمام لجنات کو بذریعہ ڈاک لائحہ عمل ۱۹۸۰ء بھجوایا گیا تھا اگر کسی لجنہ کو نہ پہنچا ہو تو اطلاع دیں کیونکہ ابھی تک کسی لجنہ کی طرف سے رسید کی اطلاع نہیں ملی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)